بخدمت جناب مفتی اعظم صاحب جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

دار الافتاء جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

عنوان: والدین کے مکان کا کرایہ

محترم مفتی صاحب میرا مسئلہ یہ ہے کہ ہم چھ (۶) بھائی اور پانچ (۵) بہنیں ہیں، ہمارے والدین کا پندرہ (۱۵) سال پہلے انتقال ہو چکا ہے، اب ہم صرف چار (۴) بھائی اپنے بیوی بچوں کے ساتھ اس مکان میں رہتے ہیں، اور ہم سب کے الگ الگ پورشن بنے ہوئے ہیں، ہمارے سب سے بڑے بھائی گھریلو جھگڑوں سے تنگ آکر پینتس (۳۵) سال سے کرائے کے مکان میں آج تک رہتے ہیں، میں خود صالح محمد گھریلو جھگڑوں سے تنگ آکر آٹھ (۸) سال پہلے اپنے پورشن کو تالا لگا کر آفس کی طرف سے ملے ہوئے کرائے کے کوارٹر میں رہتا ہوں، معاشی تنگی کی وجہ سے تین (۳) سال سے میں نے اپنے حصے کے پورشن کو کرایہ پر دیا ہوا ہے، جس میں کرایہ دار شدید گرمی اور گھٹن کی وجہ سے سال میں چند ماہ یعنی صرف گرمیوں میں ہی رہ پاتا ہے، جس کا کرایہ مجھے ماہانہ سات (۷) سے آٹھ (۸) ہزار ملتا ہے، جبکہ آفس سے ملے ہوئے کوارٹر کا کرایہ سات (۷) ہزار تنخواہ سے مسلسل آٹھ (۸) سال سے کٹ رہا ہے، یعنی مجھے کرائے کی مد میں والد کے مکان سے کوئی اضافی فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔

لہذا دیگر بہن اور بھائی تقاضہ کر رہے ہیں کہ جو کرایہ تم وصول کر رہے ہو اس میں سے ہمیں بھی حصہ دو، جبکہ تقاضا کرنے والوں میں سے دو بھائی ابھی تک والد کے مکان میں ہی رہتے ہیں۔

سوال نمبر ۱: کیا میں شرعی اعتبار سے اپنے دیگر بہن، بھائیوں کو اس کرائے سے جو اپنے والد کے مکان سے حاصل کر رہا ہوں، انہیں دینے کا پابند ہوں؟

سوال نمبر ۲: میرے علاوہ دیگر جو تین بھائی والد کے مکان میں رہتے ہیں کیا وہ شرعی اعتبار سے پابند ہیں کہ وہ دیگر بھائیوں کو کرایہ کا حصہ ادا کریں؟

سوال نمبر ۳: سب سے بڑے بھائی "سید لائق علی" جو کہ تقریباً دس (۱۰) سال پہلے انتقال کر چکے ہیں، جب سے والدین کے گھر سے نکلے تھے تقریباً پینتس (۳۵) سال سے ان کے بیوی، بچے آج تک کرائے کے مکان میں ہی رہتے ہیں، جو بھائی آج بھی والدین کے مکان میں مقیم ہیں کیا ان پر بھی شرعی اعتبار سے عائد ہوتا ہے کہ کہ وہ بڑے مرحوم بھائی کے بیوی بچوں کو اس سارے عرصے کا کرایہ ادا کریں؟

برائے مہربانی قرآن وسنت کی روشنی میں میری رہنمائی فرمائیں۔ اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

سید صالح محمد

۰۳۳۲۰۶۶۲۵۷۱

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا

واضح رہے کہ مورث کے انتقال کے بعد ورثاء کا حق اس کے ترکہ کے ساتھ متعلق ہو جاتا ہے، بلا وجہ ترکہ کی تقسیم میں ٹال مٹول کرنا، بعض ورثاء کا جائیداد سے انتفاع اور دوسرے بعض کو محروم کرنا شرعاً جائز نہیں۔

صورت مسؤلہ میں آپ سمیت جتنے بھائی اس مشترکہ مکان میں رہائش پذیر ہیں وہ باقی ورثاء کو، جب سے انہوں نے مکان کے کرائے کا مطالبہ کیا ہے، اب تک کا کرایہ ادا کریں، اور جب تک اس مکان میں رہائش پذیر ہیں اپنے حصوں کے باقی ورثاء کو کرایہ ادا کرتے رہیں۔

لما في القران الحكيم:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾ (النساء: ٥٨)

و في بدائع الصنائع:

"وأما حكم الشركة. فأما شركة الأملاك فحكمها في النوعين جميعا واحداً وهو أن كل واحد من الشريكين كأنه أجنبي في نصيب صاحبه لا يجوز له التصرف فيه بغير إذنه لأن المطلق للتصرف الملك أو الولاية ولا لكل واحد منهما في نصيب صاحبه ولاية بالوكالة أو القرابة؛ ولم يوجد شـــيء مـــن ذلك"

(كتاب الشركة: فصل في حكم شركة الأملاك:٧/ ٥٢٣، ط:دار الكتب العلمـــية، بيـــروت، لبـــنان)

و في الهداية:

"قال الشركة ضربان شركة أملاك وشركة عقود فشركة الأملاك العين يرثها رجلان أو يشتريانها فلا يجوز لأحدهما أن يتصرف في نصيب الآخر إلا بإذنه وكل واحد منهما في نصيب صاحبه كالأجنبي"

(كتاب الشركة:٤/ ٣٦١، ط: مكتبة البشرى كراتشي)

جاری ہے---

Scanned with CamScanner

وفي شرح المجلة لسليم رستم باز:

"أما إذا سكن أحد الشريكين مدة في الدار بدون إذن الأخر فيعد ساكنا في ملك نفسه فمن ثم لا تلزمه الأجرة لأجل حصة شريكه....... ولكن لو حضر الشريك الأخروتقاضى الاجر من الشريك الساكن فسكن بعده لزمه الأجر عن حصة شريكه لأنه يكون التزاماً"(كتاب الهبة: الفصل الثاني في كيفية التصرف في الأعيان المشتركة:رقم المادة: ١٠٧٥، ١/ ٦٠٢،ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

و في المرقاة:

"عن أبي هريرة (أن رسول الله – صلى الله عليه وسلم – قال: مطل الغني) : أي: تأخيره أداء الدين من وقت إلى وقت (ظلم) : فإن المطل منع أداء ما استحق أداؤه وهو حرام من المتمكن، ولو كان غنيا ولكنه ليس متمكنا جاز له التأخير إلى الإمكان ذكره النووي"

(كتاب البيوع :باب الإفلاس و الإنظار: ٦/ ١١٩، ط:رشيدية، كوئته)

والله تعالى أعلـــــم بالصواب

كتـــــبه: عثـمان غنـــي

المتخصص في الفقـــه الاسلامي

بالجامعـــة الفاروقيـــة كراتشى

١٤٤٢/١١/٠١هـ ١٢/ ٠٦/ ٢٠٢١م

الجواب صحيح

٢/ ١١/ ١٤٤٢ھ

الجواب صحيح

٢/ ١١/ ١٤٤٢ھ